www.freepdfpost.blogspot.com

ستمبر 1965ء کی جنگ

وحدتِ افکار

جی ایم ثاقب

پاکستان خداداد مملکت ہے نظریاتی و رُوحانی ملک ہونے کی حیثیت سے پاکستان کی حفاظت ایک غیر مرئی طاقت کررہی ہے۔ اس ملک کو قلعہ اسلام ہونے کا شرف حاصل ہے جس کی بنیادیں بہت ہی گہری اور مضبوط ہیں اور اس میں بسنے والی قوم کے ارادے اتنے بلند اور ارفع ہیں کہ انجم بھی سہمے ہوئے ہیں۔ اس کی دفاعی صلاحیتیں دن بدن کرشمہ ساز عروج کی طرف گامزن ہیں ہر وہ ملک جس کا نظریہ خاص ہو، منشور و مقصود معیّن ہو، منزل کے حصول کی طرف من حیث القوم کاوش وسعی کررہی ہو، باطنی ہاتھ کی سرپرستی بھی حاصل ہو، عالم بالا میں جس کی حفاظت کی خاطر اجلاس ہوتے ہوں، نازک وقت میں نصرت و تائید ایزدی شامل حال ہو تو ایسی سرزمین دلربا وروح پرور دائمی بقا کی ضامن ہوتی ہے۔ وہاں سے فطرت کے مقاصد کی نگہبانی کے فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں۔ حق کی فتح ہی فتح باطل شکست ہی شکست۔ غدّار اور نمک حرامیوں کو طوق لعنت کے سوا کچھ نہیں ملتا جبکہ محبّ وطن ماتھے پر ہمیشہ شہرت و حیات دوامی کے سہرے سجائے جاتے ہیں۔

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء بمطابق ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ لیلۃ القدر کو کرّہ ارض پر اُبھرنے والا یہ رُوحانی ونظریاتی ملک پاکستان قرآنی احکام اور نبویؐ ارشادات کے عملی نفاذ (نظام مصطفیؐ) کیلئے ایک عملی ریاست ہے جس کو بحیثیت ملک دن بدن ترقی وعروج نصیب ہے جبکہ قوم کو وہ سعادت وعروج نصیب نہیں جو اس ملک کے نصیب میں ہے۔ ساتویں ایٹمی طاقت ہونے کا شرف حاصل ہے، ریاست مدینہ سے خصوصی مماثلت ہے، لا الہ الا اللہ کا مطلب و معانی اس ملک کے ذرہ ذرہ میں دمک چمک رہا ہے۔ پھر کون ہے جو اس کے مقاصد کے حصول کی راہ میں رکاوٹ کا سبب ہے؟

کون ہے جو اس کو اپنی عقل ناقصہ کے پلڑے میں تول کر اس کو نیست و نابود کرنے کے ناپاک و خبیث نعرے لگانے کے دعوے کرے؟

کون ہے جو اس کی بنیادیں کھوکھلی کرکے اس کو ہلا دینے کے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لیے عمل پیرا ہو جس کی مضبوطی و حفاظت ایسے روحانی و آہنی ہاتھوں میں ہو جو عام انسان اور ٹیکنالوجی کی پہنچ سے بھی دُور ہو؟

میرا ملک پاکستان پوری دنیا میں نرالا ہے، نام نرالا، قانون انوکھا و نرالا، نظام نرالا، تعلق نرالا، ہر لحاظ سے میرا ملک معجزہ ہے۔

قیام ہوا تو وہ بھی معجزانہ! دفاع ہوا تو وہ بھی معجزانہ! عروج ہوا تو وہ بھی معجزانہ!

جب ساری دنیا اور ساری قوم اس ملک کو کھانے کے درپے ہو، اس کو مٹانے کے درپے ہو تو کیا اس کا وجود پہلے سے بھی زیادہ بارعب اور پُررونق نظر آئے تو یہ ایک معجزہ نہیں تو اور کیا، میرا ملک تو وہ عقیق ہے جس کو جتنا تراشا گیا وہ اور نکھرتا گیا ہے، وہ شیشہ ہے جس کو جتنا رگڑا گیا اور شفاف ترین ہوتا گیا وہ نہال خوشبو ہے جو جتنا کاٹا گیا ہے اُتنا ہی خوبصورت ہوتا گیا۔ کیا یہ معجزہ پہ معجزہ نہیں تو اور کیا ہے۔

۱۴اگست ۱۹۴۷ء کو جب پاکستان کرّہ ارض پر جلوہ گر ہوا تو یہود وہنود و نصارٰی کے اذہان فاسقہ میں ایک خوف بن کر طاری ہوگیا۔ کبھی ہندو پاکستان کی سرزمین کو اٹوٹ انگ بھارت کے نام سے چھیننا چاہتے ہیں، کبھی اپنے آباؤ اجداد کی وراثت کے طور پر چھیننا چاہتے ہیں، کبھی مسلمانوں کو ایک ملیچھ قوم سمجھ کر اپنے غلام بنانے کے دعوے الاپتے ہیں، کبھی مسلمانوں کو غاصب اور لٹیرے سمجھ کر کرتے ہیں۔ اس کیلئے تین الف (انڈیا، اسرائیل، امریکہ) نے مل کر ہر طرح سے نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ بھی انہیں عوامل ومقاصد کے حصول کا نتیجہ تھی جو 6 ستمبر کی رات کو بھارت نے بغیر کوئی اطلاع دیئے پاکستان پر مسلط کردی۔ ایک ہی وقت میں واہگہ سیکٹر، کھیم کرن سیکٹر، راجستھان سیکٹر، سیالکوٹ جموں سیکٹر، قصور سیکٹر، فاضلکا اکھنور سیکٹر پر ٹینکوں،

مزید کتابوں کے لیے ہمارے ویب سائیٹ

www.freepdfpost.blogspot.com

ہوائی جہازوں، توپوں سے یلغار کر دی۔ فیلڈ مارشل ایوب خان کی زیرِ قیادت عوام اور فوج نے دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ نہ صرف ان کو اپنے ملک کی پاک سرزمین سے بھگایا بلکہ ان کی ۱۶۱۷ مربع میل علاقہ پر قبضہ کر لیا۔ ۱۶ ستمبر کی ایک رپورٹ کے مطابق ۱۰ دنوں کی اس جنگ میں انڈیا کو ہر لحاظ پر شکست ہوئی۔ چھ ہزار آٹھ سو نواسی بھارتی فوجی جہنم واصل ہوئے۔ تین سو ستاسی ٹینک اور پچانوے طیارے بھی تباہ ہوئے۔ اٹھارہ ستمبر تک ٹینکوں کی تعداد ۴۲۷ اور طیاروں کی ۱۰۶ تک ہو گئی۔ یہ تو انڈین فوجوں کی فضائی، برّی تباہی تھی جبکہ وائس آف امریکہ کی ۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کی ایک رپورٹ کے مطابق ”انڈین ائر فورس کو اس وقت تک ۱۴۰ طیاروں اور اس کے اہم اڈوں کو نقصان پہنچا ہے“ اس کا ایک ثبوت اس بات سے بھی ملتا ہے کہ آل انڈیا ریڈیو نے یہ خبر نشر کی کہ بھارتی حکومت نے واشنگٹن سے درخواست کی ہے کہ اُسے جیٹ لڑاکا طیارے دیئے جائیں۔ اس کے علاوہ پاک بحریہ فوج نے انڈیا کا ایک بحری بیڑہ تباہ کر دیا۔

انڈیا کو جنگ ستمبر میں بہت زیادہ نقصان ہوا ایک رپورٹ کے مطابق 1/12 نقصان کا تناسب تھا۔ یعنی پاکستان کا ایک اور مقابلے میں انڈیا کے ۱۲ ہیں۔

جنگ ستمبر ۶ تا ۲۳ کل سترہ روز رہی۔ اس میں ہر محاذ پر انڈین آرمی، فضائیہ اور بحریہ کو منہ کی کھانا پڑی اور پاکستانی شیروں نے نہ صرف انہیں شکست فاش دی بلکہ اُن کے ۱۶۱۷ مربع میل علاقہ پر قبضہ بھی کر لیا۔ سیالکوٹ کے محاذ پر ٹینکوں کی بہت بڑی لڑائی ہوئی۔ BBC کی اطلاع کے مطابق دوسری جنگ عظیم کے بعد یہ لڑائی ٹینکوں کی سب سے بڑی لڑائی تھی۔ اس جنگ کے دوران بھارتی کارندے ”میں تو کمبل کو چھوڑتا کمبل مجھے نہیں چھوڑتا“ کے مصداق تھے۔ حملہ کی غلطی تو کر بیٹھے لیکن اپنی جانوں کے لالے پڑ گئے تو ہر سطح پر انڈیا کی فوج، حکومت بوکھلا کر رہ گئی۔

۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کی ایک رپورٹ کے مطابق محاذ جنگ سے پاکستان پریس ایسوسی ایشن کے نامہ نگار اے ایچ رضوی نے ایک مکتوب لکھا۔

”پاکستان کا حملہ صبح ۹ بجے شروع ہوا اور گیارہ بجے بھارت کا کمانڈر ”وسکی کی بوتل“ مانگ رہا تھا۔“ جنگی مبصروں کو علم ہے کہ وسکی کی بوتل سے مراد ہوائی تحفظ ہے۔

بھارتی صدر ڈاکٹر رادھا کرشن نے بین الاقوامی چالبازی اور وسیلہ کاری کیلئے ریڈیو دلّی سے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ”بھارت پاکستان سے جنگ کا خواہاں نہیں اور نہ ہی بھارت اپنے آپ کو پاکستان کے خلاف برسرِ جنگ سمجھتا ہے۔“

allurdubooks.blogspot.com

۱۴ ستمبر کو لاہور سیکٹر سے ایک بھارتی جرنیل کی ڈائری ملی جس میں لکھا ہوا تھا ”حکمران بلاوجہ فوج کو جنگ میں جھونک رہے ہیں“

۱۲ ستمبر کھیم کرن کے علاقے میں بھارتی فوج کے لیفٹیننٹ کرنل انت سنگھ، سات دوسرے افسروں اور ساڑھے تین سو سپاہیوں نے پاکستانی فوج کے آگے ہتھیار ڈال دیئے۔

برطانیہ کے مشہور صحافی والٹر ہارٹنگٹن نے کہا:

”بھارتی دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ انہوں نے پاکستان کے ۷۰ ٹینک تباہ کر دیئے ہیں لیکن وہ اس دعویٰ کے ثبوت میں کوئی شہادت پیش نہیں کرتے اور نہ ہی غیر ملکی نامہ نگاروں کو محاذ پر جانے دیتے ہیں۔ اس کے برعکس پاکستانی مبصرین جو دعویٰ کرتے ہیں اس کے جواز میں ثبوت فراہم کرتے ہیں اور پاکستانیوں نے اخباری نمائندوں کو ہر محاذ پر جانے دیا“

BBC کے فوجی امور کے ماہر تبصرہ نگار چارلس ڈگلسن ہینوم نے پاکستانی فوجوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا:

”اگرچہ بھارت کے مقابلے میں پاکستانی فوج کی تعداد بہت کم ہے لیکن وہ بھارت سے بہت بہتر ہے۔ اگر دونوں ملکوں کے جوان کا جوان اور یونٹ کا یونٹ سے مقابلہ کر کے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ پاکستانی فوج کی تربیت بہت اچھی ہے۔ مغربی ممالک کی فوجی امداد سے بھارتی فوج کی نفری میں بہت اضافہ ہو گیا ہے لیکن اس کا اثر یہ ہوا ہے کہ اس کی تربیت کا معیار گر گیا ہے۔“ (پاکستان میدانِ جنگ میں ص ۹۳)

گورنر مغربی پاکستان نواب امیر محمد کالاباغ نے انٹرویو دیتے ہوئے کہا:

”ہماری افواج زمین پر فضا میں ہر جگہ دشمن کو دندان شکن جواب دے رہی ہیں۔ عوام ناموس وطن کی خاطر کٹ مرنے کو تیار رہیں۔“

پاکستانی افواج کی شہرہ آفاق بہادری کا اعتراف دنیا بھر میں کیا جانے لگا۔ کیوں نہ کیا جاتا جس ملک کی حفاظت کی خاطر فرشتے آسمانوں سے اُتر آئے ہوں اور خود کملی والے جس کی حفاظت فرماتے ہوں اس کی بقا و احیا میں کوئی شک باقی رہ جاتا ہے۔

ایک واقعہ ظہور الحسن قادری نے اپنی تالیف ”مبشرات پاکستان“ ص ۶۵ میں لکھا ہے

”۶ ستمبر ۱۹۶۵ء صبح پانچ بجے کے قریب بھارت نے اچانک بغیر کسی اعلان جنگ کے پاکستان کی مقدس سرزمین پر حملہ کر دیا۔ پاکستان کی شیر دل افواج نے فوراً منظم ہو کر چند گھنٹوں کے اندر جنگ کا نقشہ ہی بدل ڈالا۔ اپنے سے دس گنا طاقتور دشمن کو نہ صرف پاکستان کی پاک سرزمین سے باہر نکال دیا بلکہ جنگ بھی بھارتی سرزمین پر لڑی۔ سترہ دن اور اٹھارہ رات کی اس جنگ میں بھارت کی فوجی طاقت کی کمر ٹوٹ گئی۔ کیا کسی نے کبھی یہ سوچا کہ اس جنگ میں پاکستان کی فتح و نصرت کی وجہ کیا تھی؟ وجہ صرف یہ تھی کہ اس خطہ پاک پر ہمیشہ ہمارے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ

مزید کتابوں کے لیے ہمارے ویب سائیٹ

www.freepdfpost.blogspot.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ التفات رہی ہے۔"

جناب محمد انعام صدیقی نگران لائبریری مدرسۃ العلوم الشرعیہ مسجد نبوی شریف نے ۲۴ستمبر ۱۹۶۵ء بمطابق ۲۸ جمادی الاول ۱۳۸۵ھ مدینہ طیبہ سے ایک خط کراچی کے ایک خدا رسیدہ بزرگ حاجی نور محمد بٹ کو لکھا تھا۔ اس خط کے اندر ان الفاظ میں ایک ایمان افروز خواب کا ذکر کیا ہے۔ جس روز لاہور پر حملہ ہوا اسی روز یہاں ایک دو حضرات نے خواب میں دیکھا کہ حرم شریف میں مجمع کثیر ہے۔ روضہ اقدس سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بہت عجلت میں تشریف فرما ہوئے اور ایک نہایت تیز رفتار خوبصورت گھوڑے پر سوار ہو کر باب السلام کی طرف تشریف لے گئے۔ بعض حضرات نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس قدر جلدی آپ اس گھوڑے پر کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "پاکستان میں جہاد کیلئے" اور ایک دم برق کی مانند بلکہ اس سے بھی تیز روانہ ہو گئے۔"

پاکستان کو عالمی برادری خصوصاً مسلم برادری کی طرف سے بڑی اہم کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ پوری عالمی برادری نے بھارت کے جارحانہ عزائم کے خلاف آواز اٹھائی اور عالمی سطح پر بھارت بالکل تنہا رہ گیا۔

نیو یارک ٹائمز کے نمائندہ مقیم نئی دہلی نے اپنے مکتوب میں کہا:

"اگرچہ بھارت نے اعداد و شمار پیش کرنے سے احتراز کیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ بھارتی فوج کو گزشتہ ہفتے بھاری جانی نقصان اُٹھانا پڑا علاوہ ازیں بھارت کے بے شمار ٹینک، طیارے اور دوسرا فوجی ساز و سامان تباہ ہوئے۔ نمائندہ خصوصی نے لکھا: "بھارت پاکستان کی جرأت اور معرکہ آرائی سے حیران و ششدر رہ گیا ہے اور پورے تنازعہ کی جانب عالمی رویہ سے سخت دل شکستہ ہو گیا ہے۔"

۸ستمبر کو بین الاقوامی محاذ پر انڈونیشیا کی سپریم آپریشنل کونسل کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں بڑی دیر تک پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ کی نوعیت پر غور و خوض کیا گیا۔ اس کے بعد انڈونیشیا کے نائب صدر وزیر اعظم سوم نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ پاکستان نے چونکہ تحریری طور پر امداد طلب کی ہے۔ اس کے علاوہ انڈونیشیا پاکستانی اور کشمیری عوام کی جدّ و جہد میں ان کا حامی ہے۔ اس لیے انڈونیشیا پاکستان کو فوجی امداد دے گا۔ ۱۰ستمبر کو انڈونیشیا کے صدر عبدالرحیم سوکارنو نے کہا

" پاکستان کی بہادر افواج نے بھارت کی زبردست فوجی قوت کو جس طرح زک پہنچائی ہے، وہ قابل ستائش ہے۔ پاکستان کے عوام کی کامیابی کا راز اس بات میں مضمر ہے کہ وہ حریت پسند اور سامراج کے شدید خلاف ہیں۔"

جکارتہ میں مظاہرین نے بھارتی سفارتخانے پر حملہ کر کے کافی نقصان پہنچایا۔ پاکستانی دورے پر انڈونیشیا سے آئے ہوئے پارلیمانی وفد کے لیڈر نے کہا: آپ کی خوشی ہماری خوشی اور آپ کا غم ہمارا غم ہے۔

سعودی عرب نے بھارت کو متنبہ کیا کہ وہ پاکستان اور کشمیر کے عوام کے خلاف جارحیت کا ارتکاب کر کے عرب ملکوں سے اپنی دوستی کا ناجائز فائدہ نہ اٹھائے بلکہ اس کے لیے بہتر یہ ہوگا کہ وہ کشمیریوں کا حق خود ارادیت تسلیم کر لے۔ اگر بھارت عرب ممالک سے دوستی رکھنا چاہتا ہے تو اسے کشمیری عوام کو حق خود ارادیت دینا چاہئے۔

سعودی عرب کے شاہ فیصل اور متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر نے دونوں ملکوں سے اپیل کی وہ جنگ بند کر دیں۔

اردن کے وزیر خارجہ ڈاکٹر ضیغم نے کہا کہ "میرا ملک کشمیریوں کے حق خود ارادیت کا حامی ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ پاکستان اور بھارت میں جنگ ہو۔

بغداد میں سرکاری طور پر بتایا گیا کہ عراق پاکستان اور بھارت کی جنگ کے بارے میں دوسرے عرب ممالک سے صلاح مشورہ کر رہا ہے۔ عراق کی خواہش ہے کہ دونوں ممالک میں جلد از جلد مصالحت کرائی جائے"

عراقی صدر عبدالسلام عارف نے قاہرہ میں پاکستانی سفیر سید سجاد حیدر سے کہا کہ کاسابلانکا میں عرب سربراہوں کی جو کانفرنس ہو رہی ہے اس میں عراق پاکستان کی حمایت کرے گا۔

حکومت ایران کا ایک بیان ریڈیو ایران سے نشر کیا گیا جس کا متن درج ذیل ہے" ایران کے عوام نے پاکستان پر حملہ کی خبر بے انتہا دکھ اور اضطراب سے سنی ہے۔ ایرانی قوم کے اپنے بھائیوں سے گہرے تعلقات ہیں۔ یہ دونوں ملک ثقافتی اور مذہبی رشتے میں منسلک ہیں ان کی جغرافیائی حیثیت بھی ایک ہے اس کے علاوہ مختلف شعبوں میں بہت قریبی تعلقات ہیں دونوں قوموں میں دوستی اور محبت کے ابدی رشتوں میں منسلک ہیں۔ پاکستان پر بھارت کے حملہ سے ایرانی عوام کو تشویش لاحق ہو گئی ہے وہ ہمدردی کے علاوہ ہر ممکن بھائیوں کی مدد کریں گے۔"

ایران کے وزیر اعظم امیر عباس ہویدا نے انقرہ میں اعلان کیا کہ:

" پاکستان پر مسلح حملہ کیا گیا ہے اور اسے جارحیت کا مقابلہ کرنے کیلئے ہر ممکن امداد دی جانی چاہیئے تاکہ وہ مسلح جارحیت کا منہ توڑ جواب دے سکے۔"

ایرانی وزیر اعظم امیر عباس ہویدا اور ترکی کے وزیر اعظم مسٹر ارگپلو نے ۸ ستمبر کو ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ:

"پاکستان کو بھارت کے حملہ کے خلاف فوجی امداد دینے کے سوال پر سنٹو کے تحت غور کیا

مزید کتابوں کے لیے ہمارے ویب سائیٹ

www.freepdfpost.blogspot.com

جائے گا جس کے پاکستان، ترکی اور ایران ممبر ہیں۔"

چینی حکومت شروع سے ہی پاکستان کی دوستی کی مثال قائم کی ہے۔ چینی وزیراعظم مسٹر چواین لائی نے بھارتی جارحیت کو ناجائز قرار دیا۔ ۹ ستمبر کو چینی وزیرخارجہ مارشل چن ژی نے الجزائر کے دورہ کے دوران الجزائر کے فضائی اڈہ پر کہا:

"پاکستان اپنے دفاع کی خاطر جو کچھ کررہا ہے وہ اس میں قطعی بجانب ہے انڈیا کو اپنی حرکات سے باز آجانا چاہیئے۔ دونوں ملکوں کے درمیان مصالحت کی ایک ہی صورت ہے کہ بھارت کشمیری عوام کو خود ارادیت دے دے۔"

وزیراعظم روس مسٹر کوسیجن نے جنگ بند کرنے کی اپیل کرتے ہوئے صدر ایوب کے نام ۱۲ ستمبر کو ایک مکتوب روانہ کیا۔ اس کے علاوہ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا پاکستان اور بھارت کی موجودہ جنگ سے سامراجی طاقتیں ناجائز فائدہ اٹھانے کی فکر میں ہیں اور وہ اس جنگ کا دائرہ جنوب مشرقی ایشیاء تک بڑھانے کی کوشش کررہی ہیں۔ روسی عوام جانتے ہیں کہ پاکستان امن پسند ملک ہے اور بھارت کے ساتھ دوستی کرنا چاہتا ہے۔"

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ کو جو صلح کی کوششیں کررہا تھا کو وزیرخارجہ ذوالفقار علی بھٹو نے جواب دیا "کشمیر کو آزاد کرانے کے لیے ہم ہزار برس تک جنگ جاری رکھیں گے۔ جنگ بندی کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ پاکستان کے تین نکاتی منصوبہ کو تسلیم کیا جائے۔"

۱۱ ستمبر کو وزیرخارجہ ذوالفقار علی بھٹو نے جنرل اوتھانٹ کو جواب دیا:

پاکستان ہمیشہ امن پسند رہا لیکن مستقل امن کی خاطر یہ ضروری ہے کہ جنگ بندی کے ساتھ ریاست جموں وکشمیر میں رائے شماری کرانے کی یقین دہانی کا سمجھوتہ بھی ہو۔ اسی رات راولپنڈی میں پاکستان کے ایک ترجمان نے برصغیر میں مستقل امن کی خاطر تین نکاتی منصوبے کا اعلان کیا: "اقوام متحدہ کی نگرانی میں ریاست جموں وکشمیر سے پاکستان اور بھارت کی فوجیں واپس بلالیں۔ ریاست میں تمام امن کی ذمہ داری اقوام متحدہ کی فوج کے سپرد کردی جائے جس میں ایشیائی ملکوں کے دستے شامل ہوں جنگ بندی کے تین ماہ کے اندر اندر کشمیر میں اقوام متحدہ کی ۵ جنوری ۱۹۴۹ء کی قرارداد کی روشنی میں رائے شماری کرائی جائے۔"

امریکن براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے نمائندے مسٹر رائے میلونی نے اپنے جذبات کا اظہاران الفاظ میں کیا: "اگر بھارتی یہ باور کرانے کی کوشش کریں کہ انہوں نے پاکستانی علاقوں کے اندر بمباری نہیں کی تو انہیں کہیئے کہ وہ خاموشی سے جہنم میں جائیں۔"

لارڈ برٹرنڈرسل کی رائے:

"بھارت نے پاکستان پر جو حملہ کیا ہے وہ کھلی ہوئی جارحیت ہے۔ اقوام متحدہ کے منشور کی صریح خلاف ورزی ہے اگر جارح کو جارح قرار نہ دیا جائے تو ایک بزدلانہ فعل ہوگا اس طرح امن کی کوئی خدمت نہیں کی جاتی۔"

جہاں تک پاکستان کو اس جنگ میں بین الاقوامی سطح پر ہمدردی اور سفارتی فتح نصیب ہوئی وہاں پاکستانی عوام کا جذبہ وہمدردی اور حب الوطنی قابل دید تھی۔ لوگوں نے جنگ کے فنڈ میں دل کھول کر عطیات جمع کرائے۔ شعراً نے بہادری کے گیت لکھے۔ گلوکاروں نے گاکر نوجوانوں کے دل جذبہ شہادت سے سرشار کیے۔ یہی وہ اخوت کی قوت تھی جس نے بھارتی سورماؤں کو ناکوں چنے چبوائے اور وہ شکست فاش سے دوچار ہوئے۔ شہدا کے ورثاء نے غم وناامیدی کو اپنے پاس نہ پھٹکنے دیا بلکہ ان کے بیانات پڑھ کر دل خوشی سے اور بڑا ہوجاتا ہے۔

نمونہ کے طور پر دو مثالیں پیش کرتا ہوں۔

سیّد خلیل الرحمٰن شہید کے والد بزرگوار ریٹائرڈ کیپٹن عبدالرحیم نے اپنے نوجوان بیٹے کی شہادت پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے کہا "مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میرے اکلوتے بیٹے نے وطن عزیز کی حفاظت کرتے ہوئے اپنی جان قربان کردی۔"

حوالدار محمد اقبال شہید کے والد قائم دین نے کہا:

"مجھے فخر ہے کہ میرا بیٹا ملک وملّت کی آن پر قربان ہوا اگر افسوس ہے تو صرف یہ کہ مَیں خود اس مقدس لڑائی میں بیماری کی وجہ سے حصہ نہیں لے سکا۔ میرا بیٹا اقبال علامہ اقبال کی سرزمین میں اس کے خوابوں کی تعبیر کی حفاظت کرتا ہوا شہید ہوگیا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا خوش قسمتی اور سعادت ہوسکتی ہے۔ باپ کی حیثیت نے بیٹے کی جدائی کا غم ایک قدرتی امر ہے لیکن یہ جدائی عارضی ہے اور ہم عنقریب دوسری دنیا میں ملنے والے ہیں میرا اقبال شہیدوں کی صف میں ہوگا اور مَیں....."

کسی شاعر نے کیا خوب کہا

شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے

تاریخ کے آئینے میں اگر بنظرِ عمیق دیکھا جائے تو ہمیں ایسے ایسے واقعات دکھائی دیتے ہیں جو ہمارے تابناک ماضی کے عظمت رفتہ کو چار چاند لگاتے نظر آتے ہیں۔

محمد بن قاسم کی وہ للکار جو ایک عورت کی پکار پر آئے۔ عورت کی چیخ وپکار نے مسلم حکمران حجاج بن یوسف جیسے سنگدل کو موم کرکے رکھ دیا۔ محمد بن قاسم نے راجہ داہر کو عبرت ناک شکست دی، اور سارا سندھ ملتان تک فتح کرکے اپنے

مزید کتابوں کے لیے ہمارے ویب سائیٹ

www.freepdfpost.blogspot.com

زیرِ سایہ کرلیا۔ محمود غزنوی نے ہندوستان پر سترہ حملے کئے، سومنات کے بُتوں کو توڑ کر ''بُت شکن'' کا خطاب حاصل کیا۔ احمد شاہ ابدالی نے مرہٹوں کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو پانی پت کے میدان میں عبرتناک طور پر ختم کردیا۔

اے ہندوستان والو! تاریخ کو دیکھو! تاریخ مسلمان حکمرانوں سے بھری پڑی ہے جنہوں نے ہندوستان پر نہ صرف حکومت کی بلکہ ان کی عدل و رعب کی دھاک آج بھی بیٹھی ہوئی ہے۔ ہمارا ٹیپو آج بھی اپنی شیرانہ للکار سے ہندواور انگریز دونوں کیلئے موت ہے۔ شہاب الدین غوری، قطب الدین ایبک، شیر شاہ سوری، ظہیرالدین بابر، اورنگزیب ایسے حکمرانوں کے نام سنتے ہی ہندوؤں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔

اے ہندوستان والو ذرا غور سے سنو!

تم تو لاکھوں دیوتاؤں کے پجاری ہو، تمہارے معبود تو لاکھوں کروڑوں بُت ہیں، شجر، حجر، کے بنے ہوئے بُت، اُن سے تم التجائیں کرتے ہو اور دعائیں مانگتے ہو۔ ہم مسلمان ہیں ایک خدا کے ماننے والے، ہم جس نبی کے پیروکار ہیں اُن کے جد امجد بُت شکن کے لقب سے پہچانے جاتے ہیں۔ ہم توحید پرست ہیں اور اس دنیا میں سنت انبیاء کو پورا کرنے، دنیا سے کفر وشرک کو ختم کرنے کیلئے آئے ہیں، ہم میں آج بھی اپنے آبا کا خون دوڑ رہا ہے، ہماری رگوں میں محمد بن قاسم، محمود غزنوی، احمد شاہ ابدالی کی سی غیرت وحمیت رواں دواں ہے، ہماری قوت بازو کسی وقت بھی آزمائی جاسکتی ہے، ہم بُت شکن کا لقب حاصل کرنے کیلئے بے چین ہیں۔

قائد اعظم کی قیادت میں لاکھوں مسلمانوں نے مل کر پاکستان حاصل کرلیا تھا تو اب ہمارے لئے ایک اور پاکستان بنانا مشکل نہیں ہے اسی ہندوستان میں کروڑوں مسلمان رہتے ہیں وہ بظاہر لاکھ ہندوستان کی محبت کے دعوے کرتے رہے ہیں اُن کے دل لا الہٰ الاّ اللہ کی اس مضبوط رسی سے بندھے ہوئے ہیں جو انہیں مدینہ منورہ سے محبت کے رشتے میں جوڑے ہوئے ہے۔ تم تو اٹوٹ انگ کے دعوے کرکے پاکستان کو ختم کرنے کیلئے تگ و دو کر رہے ہو حالانکہ نگاہِ مسلم میں ایک اور پاکستان ہندوستان کی دھرتی پر اُبھرنے والا ہے جس میں رام رام کی آواز کی بجائے اللہ اللہ کی صدائے توحید گونجنے والی ہے۔ ابھی تک ہمیں کشمیر، حیدر آباد دکن، جوناگڑھ کی ریاستیں نہیں بھولی ہیں جو ہمارے ملک پاکستان کا قانونی حق ہیں۔

گورداس پور، ہوشیار پور، جالندھر کو ہم سے چھیننے والو!

وہ دن دور نہیں جب درویشِ لاہوری کی ۱۹۳۰ء الٰہ آباد میں دی گئی بشارتوں کے مطابق ہندوستان مزید کئی حصّوں میں تقسیم ہوگا ہم نے پاکستان کی صُورت میں اپنا آدھا حق لے لیا آدھا تمہاری ہٹ دھرمی ہمیں دِلا دے گی۔

اُن اقوام نے ابھی تُم بھارتیوں سے حق وصول کرنا ہے جن کی شناخت تمہاری جھوٹی جمہوریّت نے مٹا دی ہے جس کی آگ آج بھی اُن کے سینوں میں لگی ہے جس کی زندہ مثالیں کشمیر، خالصتان، ماؤنواز تحریکیں، آسام گجرات اور دیگر آزادی کی تحریکیں ہیں

یاد رکھنا!

یہودی لابی سے گٹھ جوڑ اور امریکہ بہادر کی آغوشِ دلفریب میں بیٹھ کر ایشیاً کی طاقت بننے کے خوابوں، سازشوں، ٹیکنالوجی اور افراد کی گنتی سے کامیابیاں اور فتوحات حاصل نہیں ہوتی ہیں بلکہ دل اور جذبے سے لڑا کرتے ہیں۔ قوت ایمانی سے فتح حاصل کی جاتی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ہم مسلمانوں نے مال واسباب کے بل پر نہیں بلکہ خدا اور رسولؐ کے بھروسہ پر جنگیں جیتی ہیں۔ ۳۱۳ کی مُٹھی بھر جماعت کی جنگ بدر میں فتح سے لے کر ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ تک تمام فتوحات محض قوت ایمانی سے جیتی گئی ہیں۔

ہم مسلمانوں کو تم لوگ اپنی فلمی بناوٹوں اور جادوگری سے مسحور کرنے کی کوشش کرلو، ہم فریب خوردہ ہوکر بھی اپنی منزل کو پہچانتے ہیں۔ ہمیں اپنا پانی آج بھی یاد ہے جسے تونے ناجائز ڈیم بنا کر روک رکھا ہے۔ ہمیں کشمیر بھی نہیں بھولا ہے جس پر تیرا غاصبانہ قبضہ ہے۔ ہمیں ۱۹۴۷ء میں ہماری بہنوں، بیٹیوں ماؤں، بوڑھے والدین کی وہ بے سہارا، بے گوروکفن لاشیں آج بھی اس بات پر اُکساتی ہیں کہ ہماری دیّت کب لوگے؟

ہندوستانیو! حق اور باطل کا کبھی ایک ہوجانا کسی کتاب میں لکھا نظر نہیں آتا۔ آگ اور پانی ایک ساتھ اکٹھے نہیں ہوسکتے، ہم واقعی بے چین ہیں وہ فرض نبھانے کو جس کو جہاد کہتے ہیں۔ ہمیں بابری مسجد کی بے حرمتی کا حساب چُکانا باقی ہے، احمد آباد، گجرات کے مسلمانوں کے خون کا بدلہ لینا خوب یاد ہے۔

جنگ ستمبر کا آغاز تم نے کیا تھا انجام ہم کریں گے کیوں کہ حق اور باطل کے درمیان شروع ہونے والی یہ جنگ باطل کے خاتمے اور حق کی فتح پر مکمل ہوگی۔ سینکڑوں عزیز بھی شہید اپنے وطن اور مذہب حق کے نام پر مر مٹنے کیلئے تیار ہیں اور ایک ہزار سالہ مسلم حکمرانی کی تاریخ کو دہرانے کا وقت آچکا ہے۔ دہلی کے لال قلعہ پر اسلام کا پرچم لہرائے گا۔ انشاء اللہ

نکل کے صحرا سے جس نے رُوما کی سلطنت کو اُلٹ دیا تھا
سُنا ہے یہ قدسیوں سے میں نے وہ شیر پھر ہوشیار ہوگا

☆☆☆

مزید کتابوں کے لیے ہمارے ویب سائیٹ

www.freepdfpost.blogspot.com

مزید کتابوں کے لیے ہمارے ویب سائیٹ